# نوحہ

مولا اصغرؑ سے پوچھتے ہیں سوال
اب بھی دنیا کی ساری ماؤں کے لعل

ہم نے جس دم وجود پایا تھا، ماں نے ہم کو گلے لگایا تھا
جس گھڑی آپ کا ظہور ہوا، ماں نے کیا آپ کو بتایا تھا
کیا کہا تھا ہو تم قضا کے لئے، تم کو مانگا ہے کربلا کے لئے

قافلہ جب چلا مدینے سے، تم تھے صغراؑ بہن سے لپٹے ہوئے
شہہؑ نے صغراؑ سے جب لیا تھا تمہیں، کان میں کیا کہا تھا سرورؑ نے
کیا کہا تھا کہ تو ضروری ہے، تیرے بن کربلا ادھوری ہے

مولاؑ جب نیند تم کو آتی تھی، لوری ماں کس طرح سناتی تھی
مولاؑ اتنا بتایئے ہم کو، جھولا ماں کس طرح جھلاتی تھی
کچھ کہیں کیا تھے رشک آنکھوں میں، خواہشیں تھیں کہ اشک آنکھوں میں

مولاؑ کیسا تھا کربلا کا سفر، رنج و غم کا وہ ابتلا کا سفر
شیرخواری میں طے کیا تم نے، کس طرح وہ رہِ قضا کا سفر
کربلا کا سفر سنائیں ہمیں، کیسی گرمی تھی یہ بتائیں ہمیں

مولاؑ جب بند ہو گیا پانی، کچھ کہیں کیا تھی دل کی ویرانی
مولاؑ جب خشک ہو گئی تھی زباں، ماں کے دل میں تھی کیا پریشانی
اشک آنکھوں سے ماں بہاتی تھی، پیاس کیا اِس طرح بجھاتی تھی

239 مولاؑ وہ تین روز کیسے کٹے، تین دن تک جو تم رہے پیاسے
شدتِ تشنگی سے اے مولاؑ، پڑ گئے ہوں گے حلق میں کانٹے
کچھ کہیں کیسی وہ گھڑی ہوگی، ماں تمہیں جب لئے کھڑی ہوگی

جب حسینؑ غریب تنہا تھا، نعرہ ھل مِن کا جب لگایا تھا
سن کے ھل مِن کی وہ صدا مولاؑ، خود کو جھولے سے کیوں گرایا تھا
کیا اشارہ تھا میں بھی ناصر ہوں، اے شہہِ کربلاؑ میں حاضر ہوں

بابا جب تم کو لینے آیا تھا، اپنے ہاتھوں پہ جب اٹھایا تھا
جب سپاہی تمہیں بنایا تھا، ماں نے منہ کس طرح دھلایا تھا
یہ بتائیں ملال کیسا تھا، شاہ کے دل کا حال کیسا تھا

شہہؑ جو ہاتھوں پہ تم کو لائے تھے، چار جانب قضا کے سائے تھے
تیر کھا کر تو روتے ہیں بچے، مولاؑ کیوں آپ مسکرائے تھے
کیا یہ مطلب تھا مسکرانے کا، غم نہ تھا تم کو تیر کھانے کا

شہہؑ کا دل بے قرار کیسے ہوا، تم پہ حرمل کا وار کیسے ہوا
رو رہے ہیں یہ سوچ کر ہم لوگ، تیر گردن کے پار کیسے ہوا
وہ قضا کا سفیر کیسا تھا، کچھ بتائیں وہ تیر کیسا تھا

تیر گردن پہ وہ سہا کیسے، چھد گیا تیر سے گلا کیسے
دستِ شہہؑ میں جو آپ کا خوں تھا، شہہؑ نے چہرے پہ وہ ملا کیسے
مولا اصغرؑ بتایئے ہم کو، شہہؑ نے کیسے سہا ترے غم کو

قبر شہہؑ نے بنائی تھی کیسے، آپ کی لاش اٹھائی تھی کیسے
آپ خود ہی کہیں کہ مادر سے، شہہؑ نے میت چھپائی تھی کیسے
قبر میں جب تمہیں لٹایا تھا، شاہؑ کو کیا خیال آیا تھا

حوریا اور میثم و سجاد، آپ سے کر رہے ہیں یہ فریاد
مانگتے ہیں دعائیں نورِ علیؑ، آپ کے غم سے دل رہے آباد
آپ کے غم میں خوں بہاتے ہیں، کیا غلاموں میں ہم بھی آتے ہیں